طالبان افغانستان میں مولانا سمیع الحق کا روشن کردار

مولانا مجیب الرحمن انقلابی

آج پوری دنیا میں ذرائع ابلاغ کا موضوع بحث صرف اور صرف طالبان افغانستان ہیں، پوری دنیا حیران ہے کہ دینی مدارس سے اٹھنے والے یہ "خاک نشین طلبہ" طالبان کی صورت میں آندھی اور طوفان کی طرح کابل پر تخت نشین ہونے کے بعد افغانستان جیسے جنگ زدہ اور خانہ جنگی کے شکار ملک میں خلافت راشدہ" کے مقدس نظام کو عملی طور پر نافذ کر کے مثالی طور پر امن وامان قائم کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج بھی ہمارے تمام مصائب و مشکلات کا واحد حل خلافت راشدہ" کے نظام میں ہی مضمر ہے۔ آج جبکہ روس جیسی سپر پاور ان ہی مجاہدین کے ہاتھوں سرزمین افغانستان میں عبرتناک ذلت و شکست سے دوچار ہونے کے بعد اپنا وجود تک کھو چکی ہے اور سوشلزم جیسا مکروہ نظام اپنی موت آپ مر چکا ہے، لوگوں نے اس نظام سے تنگ آکر روس میں نصب "لینن" کے مجسمے تک توڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔ ان حالات میں سرزمین افغانستان میں طالبان کے اسلامی حکومت کے قیام پر پوری دنیا کا حیران اور باطل قوتوں کا پریشان ہونا ایک قدرتی امر اور فطری عمل ہے۔

طالبان کے ساتھ ساتھ پوری دنیا بالخصوص پاکستان میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا سمیع الحق کا نام اور شخصیت بھی ذرائع ابلاغ میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو طالبان جیسی مضبوط مذہبی قوت کا تیار کرنے اور پروان چڑھانے میں مولانا سمیع الحق کا مرکزی کردار ہے اور طالبان کے اصل ہیرو مولانا سمیع الحق ہی ہیں۔ طالبان جیسی مضبوط مذہبی قوت راتوں رات تیار نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے پیچھے کسی حکومت یا ملک کا ہاتھ ہے بلکہ اس کے پیچھے مولانا سمیع الحق کے والد سابق رکن قومی اسمبلی متحدہ شریعت محاذ کے سربراہ اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم و بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کی تربیت و محنت اور دعاؤں کا بھی ہاتھ ہے۔

جب روس جیسے بھیڑیئے نے افغانستان میں اپنے خونی پنجے گاڑنے کی مذموم کوشش کی تو افغانستان سے ہجرت کر کے پاکستان آنے والے مہاجرین کو "دارالعلوم حقانیہ" نے دینی تعلیم اور جذبہ جہاد کی روشنی سے منور و مزین کر کے ان مہاجرین کو بہترین مجاہدین کے روپ میں ڈھال کر روس کے خلاف میدان جہاد میں اتارنے میں مصروف ہو گیا۔ اس طرح دارالعلوم حقانیہ سے مستند عالم دین کے ساتھ ساتھ جہاد کے زیور سے آراستہ مجاہد اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقیقی جانشین و وارثین کی ایک بہت بڑی کھیپ تیار ہونے لگی۔ امریکی نیوورلڈ آرڈر کی اصطلاح میں گویا کہ "دارالعلوم حقانیہ" اسلامی بنیاد پرستی کا ایک بہت بڑا اڈہ بن چکا ہے اور اس دینی درسگاہ سے فیض حاصل کرنے والوں میں افغانستان کے مشہور کمانڈر و سربراہان کے علاوہ فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی، مولوی محمد یونس خالص، پروفیسر عبدالرب رسول سیاف، طالبان کے امیر المومنین ملاں محمد عمر افغانی، جلال آباد و قندھار اور دیگر صوبوں کے گورنرز اور اعلیٰ افسران و عہدیداران شامل ہیں۔ آج اسی مدرسہ سے فارغ ہونے والے دینی طالب علم طالبان کی صورت میں دنیا کے تمام ہتھیار ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور جنگی جہاز تک اڑانے میں مصروف ہیں۔ اسی وجہ سے آج امریکہ اور حکمران ان دینی مدارس کے مجاہدانہ کردار سے خوفزدہ ہو کر ان مدارس کے خلاف دہشت گردی کے الزام لگا کر ان مدارس کو بند کرنے کے مذموم منصوبے بنانے اور ادھورے خواب دیکھنے میں مصروف ہیں۔

طالبان امت مسلمہ کی نئی مجاہد قیادت

فتح افغانستان اور روس کے عبرتناک شکست و انجام کے بعد 16 لاکھ افغان شہداء کے خون رنگ لانے اور مجاہدین کی مثالی حکومت افغانستان میں قائم ہونے کے بجائے بعض گروہوں کی باہمی چپقلش اور کابل پر تخت نشین ہونے کی آرزو میں سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اقتدار کی بھینٹ چڑھانے کے ساتھ ساتھ کابل سمیت پورے افغانستان کو تقسیم اور تباہ و برباد کرنے میں مصروف ہو گئے، جس کی وجہ سے پوری دنیا میں جہادی قوتیں بدنام اور دینی قوتیں متاثر ہونے لگیں۔ دین کے متوالے خون کے آنسو روتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ ان متحارب گروہوں نے "بیت اللہ" جیسی عظیم متبرک و مقدس جگہ اور خدا کے گھر میں اتحاد و اتفاق کی قسمیں کھانے اور عہد و پیمان کرنے کے باوجود ہوس اقتدار میں عہد شکنی کرنے سے بھی گریز نہیں کیا، جس کے نتیجے میں افغانستان طوائف ا   کی کا منظر پیش کرنے لگا۔ جہاد دشمن قوتیں ایک مرتبہ پھر سر اٹھانے لگیں۔ لوٹ مار،

عریانی، فحاشی، بدکاری و شراب نوشی اور دیگر اخلاقی جرائم عروج پر پہنچ گئے۔ ان حالات میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق" کے جانشین سینٹر مولانا سمیع الحق نے اپنے والد مرحوم کے تیار کردہ طلباء دین کی جہادی ٹیم کو "طالبان" کی صورت میں متحد و منظم کر کے خدا کے توکل اور بھروسہ پر جہاد افغانستان اور 16 لاکھ شہداء کے مقدس خون کے ثمرات کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے افغانستان میں داخل کر دیا۔ ایک مرتبہ پھر "نصرت خداوندی" ان طالبان پر متوجہ ہوئی اور دیگر دینی مدارس کے وہ طلباء جنہوں نے جہاد افغانستان میں روس کے خلاف جہاد میں عملی حصہ لیکر شجاعت و بہادری کے حیران کن جوہر دکھائے تھے، وہ بھی ان طالبان کے دست و بازو بنتے چلے گئے۔ طالبان بڑی تیزی کے ساتھ فتح و کامرانی سے منازل طے کرتے ہوئے کابل کی طرف بڑھنے لگے۔ لوگ رضاکارانہ طور پر طالبان کی حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے امن و امان کے بدلے ان طالبان کو اسلحہ جمع کراتے چلے گئے۔ لوگوں کو طالبان کی صورت میں "مسیحا" مل چکے تھے۔ وہ افغانستان کو جہاں کلاشنکوف و اسلحہ کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں تھا، وہاں طالبان نے اسلحہ جمع کر کے خلافت راشدہ" کے مقدس نظام کو عملی طور پر نافذ کرتے چلے گئے۔ پوری دنیا طالبان کی حیرت انگیز فتوحات اور نصرت خداوندی پر حیران تھی۔ مغربی ذرائع ابلاغ اور میڈیا نے اپنی منفی پروپیگنڈہ کا رخ طالبان کی طرف کر لیا۔ ان کو مذہبی جنونی، اسلامی شدت پسند، انتہاپسند، بنیاد پرست، جنگجو، امن کے دشمن اور نا جانے کن کن القاب سے نوازنے لگے۔ طالبان کے کابل کی طرف بڑھتے ہوئے طوفانی قدم روکنے کے لئے طالبان کے خلاف، امریکہ، روس اور بھارت گٹھ جوڑ کرتے دکھائی دینے لگے، کیونکہ ان باطل قوتوں کے لئے خلافت راشدہ" کا نظام اور طالبان موت کا پیغام تھے۔ اس لئے طالبان کے خلاف نئے سے نئے محاذ کھلتے چلے گئے اور یہ باطل قوتیں اب احمد شاہ مسعود، حکمت یار اور ربانی و دوستم کے ارد گرد جمع ہو کر ہر قسم کی امداد کا لالچ دیکر ان طالبان کے مقابلے میں لانے کی کوششوں میں معروف ہیں تاکہ کسی طرح ان کی طالبان سے جان چھوٹ جائے۔

ان نازک حالات میں بھی قائد جمعیت علماء اسلام سینٹر مولانا سمیع الحق نے پاکستان سے قومی اخبارات، رسائل و جرائد اور مختلف خبر رساں ایجنسیوں کے صحافیوں اور نمائندگان پر مشتمل ایک ٹیم کو جید علماء کرام کے ہمراہ افغانستان کے دورہ پر لیکر گئے۔ پاکستانی حکمران ان کو افغانستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا۔ سینٹر مولانا سمیع الحق نے طالبان کے مفتوحہ علاقوں میں ان صحافیوں کا دورہ اور مثالی امن و امان، خلافت راشدہ" کے مقدس نظام کی برکات و ثمرات کے مشاہدات کروانے کے ساتھ ساتھ طالبان کے امیرالمومنین ملاں محمد عمر افغانی کے ساتھ بھی ملاقات کراتے ہوئے ان کو طالبان کے آئندہ پروگرام و عزائم سے آگاہ کیا۔ ان صحافیوں نے افغانستان کے دورہ سے واپسی پر ذرائع ابلاغ و اخبارات کے ذریعے طالبان کی اصل صورت اور ان کی حکومت کے ثمرات سے پوری قوم کو آگاہ کرتے ہوئے مغربی ذرائع ابلاغ اور یہودی لابی کے طالبان کے خلاف زہریلے اور مکروہ وغلیظ پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے طالبان کے دفاع کا بھرپور حق ادا کیا

جس کے نتیجے میں پاکستانی قوم اور پوری دنیا کی دینی و جہادی قوتوں کی ہمدردیاں اور حمایت ان طالبان کو حاصل ہوتی چلی گئیں۔

ان حالات میں افغانستان کے مشہور کمانڈر احمد شاہ مسعود کو باطل قوتوں کا آلہ کار بننے اور ان کے ہاتھوں میں کھیلنے کے بجائے طالبان کی اسلامی حکومت کا حصہ بنتے ہوئے مفسدین، باغی اور لادین عناصر کا خاتمہ کرنے اور علی منہاج النبوۃ، خلافت راشدہ" کے مقدس نظام کے عملی نفاذ اور پوری دنیا میں کفر کے خلاف جہادی قوتوں کو متحد و منظم کرنے، امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے، بوسنیا، تاجکستان، ایران، مصر، الجزائر، فلسطین و فلپائن، چیچنیا اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے طالبان کا دست و بازو بننا ہو گا تاکہ ایک مرتبہ پھر تمام باطل قوتیں ذلت و رسوائی اور عبرتناک ناکامی سے دوچار ہو سکیں، اور اللہ کا نام بلند ہو اور حق کا بول بالا ہو۔ دوسری طرف پاکستان میں بھی مارشل لاء، جمہوریت، پارلیمانی و صدارتی نظام کی ناکامی کے بعد دینی و مذہبی قوتوں کو جمہوریت کا راستہ ترک کرتے ہوئے طالبان کی طرح منافقت سے پاک مضبوط و منظم طریقہ اختیار کر کے اسلام آباد تک پہنچنا ہو گا ورنہ دینی قوتوں کی آپس کی چپقلش، افتراق و انتشار، پاکستان میں دیندار طبقہ کو مزید مایوسی کی طرف دھکیل دینگے۔

پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر سینٹر مولانا سمیع الحق کو طالبان کی طرز پر پاکستان کی دینی و مذہبی جماعتوں کو بھی خلافت راشدہ" کے مقدس نظام کے عملی نفاذ، مفاد پرست حکمرانوں، ظالم جاگیرداروں اور سیاست کی آڑ میں ملک و قوم کو لوٹنے والے لٹیروں سے مظلوم عوام کو نجات دلوانے کے لئے اپنا تاریخی کردار ادا کرنا ہو گا اور ان حالات میں دینی قوتوں اور مذہبی جماعتوں کو "جسد واحد" کی طرح طالبان کی جسمانی، مالی، افرادی، اخلاقی اور "قلمی" مدد کرنا ہو گی۔

پاکستان سمیت پورے عالم اسلام کو طالبان کی اسلامی حکومت کو فوراً تسلیم کرتے ہوئے افغانستان کی تعمیر نو میں بھرپور مدد کرنا وقت کی آواز اور حالات کا تقاضا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے گزشتہ دنوں خلافت راشدہ" کے مقدس نظام کے نفاذ کا جو نعرہ لگایا، اس کے لئے میاں نواز شریف کو بھی ان حالات میں طالبان کی واضح حمایت و مدد کا اعلان کرتے ہوئے اس ملک میں خلافت راشدہ" کے نظام کے عملی نفاذ کے لئے دینی و مذہبی قوتوں کی قیادت میں ہی کام کرنا اور خلافت راشدہ" کے نظام کے دشمنوں سے اپنے آپ کو بچانا ہو گا۔